خیر خواہی اور نیک نیتی اسکو کہتی ہیں (۲) مولوی ثناء اللہ سے جو بقول کے بارہ سال سے مباحثہ

اِشَاعَةُ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّة

نمبر اول الغایت دوازدہم علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ جلد بست و سوم

بابت ۱۳۲۸ ہجری مطابق ۱۹۱۰ء

شرح قیمت - رؤسائے اسلام سے سالانہ للعہ - عام اخبار سے عہ جو چالیس للعہ روپیہ ماہوار سے کم آمدنی رکھیں انکے لئے ۲ روپیہ۔ جو دس روپیہ ماہوار ماہوار پاتے ہوں انکے لئے جو دس روپیہ سے کم پاتے ہوں پر علمی استطاعت رکھتے ہوں اور اس کی اشاعت کریں مفت۔

۸۰ میں بہت پھیل گئی تو ناچار ان عام لوگوں کی صیانت کے لیے ان مضامین کی اشاعت عمل میں آئی۔ کیا اس خیر خواہی و نیک نیتی کی نظیر آجکل کی اسلامی دنیا کے اہل قلم میں کوئی بتا سکتا ہے

مولوی حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی کی تحریر

مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب میرے بلا تردد شیخ و استاذ ہیں میں نے ایک پاؤ تفسیر بیضاوی اور آٹھ ورق موطا امام مالک بطور تلمذ ان سے پڑھی اور ماسوائے اسکے اور کئی مسائل بطور تلمذ انسے سیکھے ہیں فالحمد للّٰہ تعالیٰ علیٰ ذالک وآمرو توفیقہ

العاجز با بو تمن عبدالمنان عفی عنہ

نوٹ حافظ عبدالمنان صاحب مرحوم کی تحریر ہذا کو ۱۳۱۱ھ میں انکی زندگی میں چھپوا کر انکے اقبالی تلامذہ ثنائی پارٹی کے بعض اشخاص کے پاس جو اپنے استاذ الاستاذ (خاکسار) پر سخت کلامی و بے ادبی سے پیش آتے ہیں اس غرض سے بھیجا گیا تھا۔ کہ اس حرکت عقوق سے باز آویں۔ استاذ کا عاق بھی ویسا ہی عاق ہوتا ہے۔ جیسے ماں باپ کا عاق ہوتا ہے کتب فقہ ملاحظہ ہوں

فہرست مطالب جلد ہذا

(۱) غیر معمولی التوا و توقف طبع و اشاعت رسالہ کا سبب کہ وہ مولوی ثناء اللہ کی فہمائش و ہدایت کا انتظار اور اصول خمسہ مذہب اہلحدیث کو اسکے تسلیم کرنے یا انحراف کرنے سے اسکا کبھی اقرار کبھی انکار اور آخر فرار ہوا ہے (صفحہ ۲ سے ۱۵ تک

(۲) ثنائی رسالہ اتباع سلف کی رد و تکذیب و نصیحت نامہ نمبر ۵ و مشتہرہ جلد ۱۲ اشاعۃ السنۃ) کی تصدیق اور اصول خمسہ مذہب اہلحدیث کی تسلیم پر ایک سو بیس علمائے سلف

رجل قضی علی نفسہ } یہ کہا تاہے کہ ثناء اللہ کا اسلام سے بہر فرقہ اہلحدیث خارج ہو کر ثالثی کے فیصلے سے ثابت کیا گیا ہے جو اس آدمی اپنے اوپر خودہی فیصلہ کیا } مئی ۱۹۱۲ کے وعظ ملتان میں اور اپنے اخبار ۱۱ اپریل ۱۹۱۲ یا ہم کے صفحہ ۶ میں اس کا ذکر کیا ہے کہ جھوٹا مومن نہیں ہوتا اور جھوٹا مشرک سے بدتر ہے - اس جلد کو ڈھونڈو جو بہ قیمت ادنی ملے روپیہ میں ملسکتی ہے، جو نہ دے سکے بارسال ۲ ر محصولڈاک مفت نے اسی جلد میں ثناء اللہ کا ایک سو جھوٹ نقل کرکے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ ثناء اللہ نے جو عوام جاہلوں میں فروغ نام پایا ہے وہ مباحثات میں اسی طرح گوئی دھوکہ دہی و شعر خوانی و تمسخر بیانی سے پایا ہے۔ دیگر ہیچ۔ اس جلد کا صفحہ ۱۵۰ و صفحہ ۲۱۹ وغیرہ اور اسکے اخبار مذکور کا صفحہ ملاحظہ ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی سیدنا محمد سید الانبیاء وآلہ وصحبہ نجوم الھدی الذین مثلھم کسفینۃ نوح من رکبھا فقد نجی ومن تخلف عنھا ھلک وھوی فبایھم من اقتدی اھتدی ومن خالفھم باسرھم فقد ضل وغوی وجہل وردی اما بعد حضرات معاونین شائقین انوار رسالہ اشاعۃ السنہ لسید المرسلین اس دفعہ رسالہ کی اشاعت میں غیر معمولی توقف والتوار وقوع میں آیا ہے سنہ ۱۹۰۹ کی اواخر میں اس کی جلد ۲۲ شائع ہوئی تھی۔ اب ۱۹۱۰ء کی بابت جلد ۲۳ کی اشاعت ہوتی ہے اُسکی وجہ وسبب معاونین وناظرین سنیں گے تو امید ہے کلفت انتظار کو ایک لخت بھول جائیں گے اور ان دو بیت سے اسکو ویلکم (مرحبا) کہیں گے ؎

دیر آمدہ زراہِ دور آمدہ ... مرحبا دلبرا چہ خوش لقا آمدی

اے آمدنت باعثِ آبادی ما ... ؎ ذکر تو بود زمزمہ شادی ما

اور اس آمد کے شکریہ میں زر بقایا سنہ ۱۹۰۹ء مع چندہ سنہ ۱۹۱۰ء بلا طلب تقاضا اسکے آیندہ اشاعت موقت ماہ بماہ کے لیے فوراً ارسال کریں گے۔ پھر خود مشاہدہ کر لیں گے کہ یہ رسالہ ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اُنکی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے یا نہیں۔ یہ عہد پورا نہ ہو تو جو چاہیں تاوان لیں۔

سبب توقف والتوار

حضرات اس توقف کی وجہ نہ کوئی اور مصروفیت ہے جو تحریر مضامین رسالہ پر فوقیت رکھتی ہو۔ نہ فقدان زرِ صرف ہے۔ اللہ تعالی غنی اپنے خزانہ غیب سے اس کام کو اور میرے تمام ذاتی کاموں کو پورا کر دیتا ہے۔ اگر کوئی اس کی اعانت کریگا تو وہ خریداران یوسف میں داخل ہو کر حصہ ثواب خریداری حاصل کریگا۔ اور اس کی جلد

اخص ارکان کانفرنس اہلحدیث کی سنہا دتیں ہیں۔

رجل قضی علی نفسہ } یہ کہلاتا ہے کہ ثناء اللہ کا اسلام سے بہر فرقہ اہلحدیث سے ہی کے فیصلے سے ثابت کیا گیا ہے جو
اس آدمی اپنے اوپر خود ہی فیصلہ کیا } می ۱۳ء کے وعظ ملتان میں اور اپنے اخبار ۱۱ اپریل ۱۳ء یا اس کے صفحہ ۶ میں اسی آدمی ہے
کہ جھوٹا مومن نہیں ہوتا اور جھوٹا مشرک سے بدتر ہے ۔ اس جلد کو ڈھو جو بہ قیمت ادنیٰ بلے روپیہ میں مل سکتی
ہے جو نہ دے سکے بار رسال ۳ ر محصول ڈاک مفت سے اسی جلد میں ثناء اللہ کا ایک سو جھوٹ نقل کر کے یہ ثابت کیا گیا
ہے کہ ثناء اللہ نے جو عوام جاہلوں میں فروغ نام پایا ہے وہ مباحثات میں ہی عیوع گوئی و دھوکہ دہی و شعر خوانی و تمسخر
بیانی سے پایا ہے ۔ دیگر ہیچ ۔ اس جلد کا صفحہ ۱۵۰ و ۱۲۵ وغیرہ اور اسکے اخبار مذکور کا صفحہ ملاحظہ ہو ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ نُجُوْمِ الْهُدٰى الَّذِيْنَ مَثَلُهُمْ كَسَفِيْنَةِ نُوْحٍ مَنْ رَكِبَهَا فَقَدْ نَجٰى وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا هَلَكَ وَهَوٰى فَبِاَيِّهِمْ مَنِ اقْتَدٰى اِهْتَدٰى وَمَنْ خَالَفَهُمْ بِاَسْرِهِمْ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰى وَجَهِلَ وَرَدٰى اما بعد حضرات معاونین شائقین ثمار رسالہ اشاعۃ السنہ لسید المرسلین اس دفعہ رسالہ کی اشاعت میں غیر معمولی توقف والتوار وقوع میں آیا ہے ۱۹۰۹ء کی اواخر میں اس کی جلد شائع ہوئی تھی۔ اب ۱۹۱۱ء کی بابت جلد ۲۳ کی اشاعت ہوئی ہے اُسکی وجہ و سبب معاونین و ناظرین سنیں گے تو امید ہے کلفت انتظار کو ایک لخت بھول جائیں گے اور ان دو بیت سے اسکو ویلکم (مرحبا) کہیں گے ؎

مرحبا دلبرا چہ خوش لقا آمدی	دیر آمدہ ز راہ دور آمدۂ
ذکر تو بود زمزمہ شادی ما ؎	اے آمدنت باعث آبادی ما

اور اس آمد کے شکریہ میں زر بقایا ۱۹۱۰ء و ۱۹۱۱ء چندہ ۱۹۱۲ء بلا طلب تقاضا اسکے آیندہ اشاعت مؤقت ماہ بماہ کے لیے فوراً ارسال کریں گے ۔ پھر خود مشاہدہ کر لیں گے کہ یہ رسالہ ہر مہینے پہلی تاریخ کو انکی آنکھیں ٹھنڈی کرتا ہے یا نہیں ۔ یہ عہد پورا نہ ہو تو جو چاہیں تاوان لیں ۔

سبب توقف والتوار

حضرات اس توقف کی وجہ نہ کوئی اور مصروفیت ہے جو تحریر مضامین رسالہ پر فوقیت رکھتی ہو ۔ نہ فقدان زر صرف ہے ۔ اللہ تعالیٰ غنی اپنے خزانہ غیب سے اس کام کو اور میرے تمام ذاتی کاموں کو پورا کر دیتا ہے ۔ اگر کوئی اس کی اعانت کریگا تو وہ خریداران یوسف میں داخل ہو کر حصہ ثواب خریداری حاصل کریگا ۔ اور اس کی جلد

اخص ارکان کانفرنس اہلحدیث کی ستھا دیں ہیں ۔

میں ثناء اللہ کو حکمت و موعظت حسنہ سے اسکے غلط خیال پر متنبہ کرتا رہا اور اتباع سلف کے دلائل سنا کر اسکو اہلحدیث میں داخل کرنیکی کوشش کرتا رہا۔ اور یہ چاہتا رہا کہ وہ میرا روحانی فرزند مجھ سے جدا نہ ہو اور اس گروہ باشکوہ اہلحدیث سے خارج نہ کیا جاوے۔ اس اثنا میں اس نے ایک رسالہ اتباع سلف تالیف کیا جو درحقیقت اتباع سلف کا رد ہے۔ اور مصرعہ برعکس نہند نام زنگی کافور کا مصداق ہے۔ اسمیں اُسنے کذب و مغالطہ سے کام لے کر اجماع امت کا ناممکن الوجود ہونا اور نا معلوم اور غیر حجت ہونا اور مطلق تقلید کا ناجائز ہونا بیان کرکے اسپر بہت سے نو آموز لڑکوں اور علم اصول کے ناواقفوں کے دستخط کرالیئے اور علماء اہلحدیث سے دو شخصوں کو (۱) مولوی عبد العزیز واعظ رحیم آبادی (۲) مولوی حافظ عبد اللہ صاحب غازی پوری کو پھسلا کر اور جادہ تحقیق سے بچلا کر اپنے ساتھ ملا لیا۔ ان دونوں نے بلا ہس رسالہ پر دستخط کرکے انکار اجماع و اتباع سلف صالحین میں ثناء اللہ کا مذہب اختیار کر لیا۔ پھر تو اجماع اور اتباع سلف کی مخالفت اور اصول معتزلہ وغیرہ مبتدعین کی موافقت پر ایک کمیٹی اصحاب ثلثہ بن گئی جس کے پریزیڈنٹ حافظ صاحب مذکور اور سکرٹری ہمارے وہی روحانی فرزند قرار پائے جسپر ہمنے جلد ۱۷ کے صفحہ چار پر ان دو شعروں میں یہ مختصر ریویو کیا تھا۔ ایک یہ فارسی ہے

گرہمیں مکتب ست و ایں ملا ✿ کار طفلاں تمام خواہد شد

دوسرا یہ شعر عربی

اذا کان الغراب دلیل قوم ✿ سیہدیہم طریق الہالکینا

یہ ہمارا ریویو صرف ان اصحاب ثلثہ بانیاں کانفرنس کی نسبت تھا۔ کانفرنس اور اسکی مقاصد کے برخلاف ستٔ آنتک ایک حرف ہماری قلم سے نہیں نکلا۔ ان اصحاب ثلثہ

* مولوی ثناء اللہ نے جو اخبار اہلحدیث ۲۴ اپریل میں لکھا ہے کہ ہماری مولینا محمد حسین صاحب بٹالوی کا قول تھا۔ کہ کانفرنس کا کام تو ضروری ہے مگر کرنیوالا کون ہے اب جو کرنے والے ہی مل گئے تو صاحب موصوف الگ ہو گئے۔ خطا جاۓ ہم ماہر تو اکتفر و بہ احمدیں اس سے دروغ گوئی و دل آزاری دونوں کا ارتکاب کیا ہے۔ دروغ گوئی اس کا خاکسار کو پہلے ضرورت کانفرنس کا قائل بتانا۔ پھر اس سے الگ ہو جانے کا الاقرار دینا ہے۔ خاکسار تو کبھی اس کی ضرورت کا قائل ہوا نہ اس سے خود بخود الگ ہوا اسی شبہ کو دو لیٹر بھیجے اصول اہل سنت و اہلحدیث سے مخالفت اختیار کرکے مجھ شرکت کانفرنس سے روکا۔ پھر اطراف بقیہ بر صفحہ آئندہ

کی نسبت بھی ہمارا وہی خیال رہا کہ وہ اہلحدیث میں داخل رہیں۔ انکار اجماع و
ترک اتباع سلف جو ان سے عمل میں آیا ہے اس سے وہ پاک و صاف ہو جائیں۔
اس خیال کی تکمیل کے لیے ہمنے ثنائی رسالہ اتباع سلف کے جواب میں نصیحت نامہ
نمبر ۵ اشاعۃ السنہ جلد ۲۲ میں درج کر کے اسکو بعض ان لوگوں کے پاس جو رسالہ اتباع
سلف پر دھوکہ و غلطی کھا کر دستخط کر چکے تھے اور اکثر دوسرے اعیان و ارکان گروہ
اہلحدیث کے پاس بواسطہ مولوی عبد الجبار غزنوی مرحوم بھیجکر اپنے بیان پر انکا اتفاق
رای حاصل کیا۔ پھر جب سنہ ۱۹۱۱ع اخیر میں ہم کو دربار دہلی میں شامل ہونے کے لئے دہلی
جانے کا اتفاق ہوا تو وہاں کانفرنس اہلحدیث کے بعض اخص ارکان کو بھی ہمنے اپنی خیال
و مقال سے متفق کر لیا اور مضمون نصیحت نامہ نمبر ۵ کا خلاصہ و لب لباب اصول خمسہ
اہلحدیث تحریر کر کے صدر کانفرنس و فنانشل سکرٹری کانفرنس و دیگر ارکان کی خدمت
میں پیش کیا کچھ عرصہ کے بعد پریذیڈنٹ کانفرنس مرزا ضمیر الدین احمد صاحب رئیس لوہارو
جو مولوی عبد اللہ صاحب غازی پوری کی جگہ کانفرنس کے صدر ہو گئے تھے اور فنانشل
سکرٹری کانفرنس مولوی سید احمد حسن صاحب پنشنر و ممبران کانفرنس مولوی عبد الوہاب
صاحب امام اہلحدیث صدر رہ و مولوی احمد اللہ صاحب مدرس و حاجی عبد الرشید صاحب
وغیرہ ممبران کانفرنس ان اصول خمسہ سے نہ صرف متفق بلکہ اُنکے حامی و ادلہ شرعیہ کے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲ پشاور کے جلسوں میں انکے مہتمموں کو میرے شامل ہونے سے قتل و لڑائی کا ڈر سنا کر مجھے
شامل ہونے سے روک دیا۔ میں تو اپنے شہرت امرتسر میں اور پشاور کے ارادے سے لاہور تک پہونچکر بذریعہ خطوط
و جوابی تار درخواستگار شمولیت ہو چکا تھا جسکا اعتراف ثنار اللہ نے خود اخبار ۱۰ اپریل صفحہ ۲ کالم ۲ سطر ۳ میں
کیا ہے پھر یہ اسکا کہنا کہ وہ الگ ہو گئے جھوٹ نہیں تو جھوٹ کس جانور کا نام ہے دل آزاری یہ کہ مجھے
آیت کنز دابہ کا مورد بنا کر کافر کہا اور میرا دل دکھایا جس کے وہ اخبار ۱۰ اپریل صفحہ ۲ کالم ۲ سطر ۱۵ میں
اوروں کو منع کر چکا تھا۔ اس کی یہ دل آزاری گورنمنٹ پنجاب کی اتھارٹی نگرانی پریس ایکٹ پریس سکرٹری نوٹس میں
ہے اور معاونین اخبار کے جنہوں نے چندہ کر کے اس کی ضمانت کا روپیہ ادا کیا ہے یہی وجہ کے لائق،
وہ ایسے دل آزار الفاظ سے آیندہ کے لیے اس کو روکیں یا اس ضمانت کی ضبطی کی امید اور دوسری ضمانت
کا روپیہ تیار کریں اور یہ شعر بطور مرثیہ پڑھیں ۔ وغیرہ آخری صفحہ پر ہیں

من از آں حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را

(۵) امرتسر کے جلسہ کانفرنس میں تقریر اصول خمسہ کے لئے خاکسار کو بلانا اور پھر روک دینا اور بعد جلسہ مباحثہ کے لئے بلانا اور ایک سو روپیہ تاوان مانگنا

انکی ثبت ہوگئی۔ اور انکی وہ تحریرات مجمع علیہا اشاعۃ السنہ جلد ۲۳ کے صفحہ ۸۹ سے صفحہ ۱۰۳ صفحہ ۱۱۱ سے صفحہ ۱۴۰ تک درج ہوکر چھپ بھی گئیں۔

ارکان کا نفرس سے جو انکی تصدیق و تسلیم سے رہ گئے تو صرف وہی اصحاب ثلثہ رہگئے (۱) ہمارے وہی روحانی فرزند (۲) قاضی و اعظ رحیم آبادی (۳) حافظ غازیپوری مگر خدا تعالیٰ نے جو ہمیشہ حق کو غالب کرتا ہے اور والعاقبۃ للمتقین فرمایچکا ہے چاہا کہ ان اصول کے تسلیم میں انکا اختلاف بھی باقی رہجاوے اور یہ اصول مجمع علیہ کل ممبران کانفرس دیگر اہلحدیث ہندوستان و پنجاب ہوجاویں۔ لہذا اس نے ثناء اللہ کے رسالہ اتباع سلف کے رد و مقابلہ میں اسکی قلم سے رسالہ اجتہاد و تقلید لکھوادیا اسی قلم سے جس نے رسالہ اتباع کی صفحہ ۵ میں تقلید کا ممنوع ہونا اور صفحہ ۱۹ اور ۴۳ لغایت ۴۶ میں اجماع و درایت سلف کے اتباع کا نامعتبر ہونا نکل گیا تھا۔ اسی قلم سے رسالہ اجتہاد و تقلید طبع اول کے صفحہ ۲۳ و ۲۵ میں بلا دلیل تقلید کرنیکا جائز ہونا اور صفحہ ۵ میں اقوال بلا دلیل صحابہ و تابعین کی پیروی کا معمول اہلحدیث سلف ہونا اور ان اقوال پر فتوی دینے کا جائز ہونا نکلوادیا۔ اور اسکے طبع دوم کے صفحہ ۲۷ میں اسی قلم سے اجماع کے لائق تسلیم و اتباع ہونے کے متعلق یہ فقرہ لکھوادیا کہ جس کا نام حقیقی اجماع ہو مگر ہی وجدانی رای ہی کہ خدا کے ہاں ابہی صحت ہوتی ہے۔ اسکے ان اعترافات پر اشاعۃ السنہ جلد ۲۳ کے صفحہ ۲۷ میں اس کی قلم کو چوم لینا اور اسکے منہ کو کھانڈ سے بھر دینا تجویز کیا گیا۔ تو اسنے اپنی اخبار ۱۰۔ اپریل کو کھانڈ کی جگہ لڈوؤں کے لیے اپنا منہ کھول دیا گویا سرے سے اس فعل کا اعتراف کیا جس پر یہ انعام تجویز کیا گیا تھا۔ اس اعتراف کو ہمنے غنیمت سمجھا اور برطبق مثل مشہور کہ ہم کو آم کھانے سے کام ہے نہ پیڑ گننے سے اس اعتراف کو کافی سمجھ کر یہہ خیال کیا کہ جس حالت مس عزیز مذکور نے بوقت لاعلمی تقلید کو جائز رکھا ہے اور غیر منصوص مسائل میں اجماع حقیقی کو لائق عمل مان لیا ہے اور سلف صالحین کے اقوال بلا دلیل کو لائق اتباع تسلیم کیا ہے۔ اور انکے اقوال و راے محض کو ہی مقدم قرار دیا ہے اور ان اعترافات پر واعظ رحیم آبادی اور حافظ غازیپوری نے بہی دستخط کرکے اپنا اتفاق ظاہر کیا ہے تو اب ان تینوں سے اجماع کے مدلل ہونے اور اقوال صحابہ کے حجت ہونے پر بحث کرنا ضروری نہیں رہا صرف صاف الفاظ میں یہ اقرار کرا نا کافی ہے کہ جو ہماری ان اعترافات سے مطلب جواز تقلید و اتباع سلف نکالا گیا ہے یہ ہمارا مسلم ہے وبنا علیہ اصول خمسہ کے تسلیم سے ہمکو کوئی اختلاف

کے کر واپس کر دینا۔ اور مباحثہ کے جرأت نہ کرنا۔ پھر خلوت میں اصل اصول خمسہ (تقلید صحابہ) کو ثناء اللہ کا زبانی مان لینا۔ (۶) ثناء اللہ کا علم فقہ

کو متاخرین کے اقوال و راے محض

نہیں رہا۔ اب آپ کو لڈو لا کر ہمارے موتہ میں بھر دینا اور ہم کو اپنے سینوں سے لگا لینا چاہیے
اس خیال و امید پر ہمنے امرتسر کے جلسہ کانفرس کا انتظار کیا۔ اور جس دن جلسہ شروع ہوا تو واعظ
رحیم آبادی کے رقعہ دعوت کے ہوپہنچنے پر میں نے امرتسر پہونچکر جلسہ کانفرس میں اصول خمسہ
پڑہنے کے لیے وقت کا مطالبہ کیا تو امرتسری نے رحیم آبادی کو یہ کہکر کہ اصول خمسہ جلسہ میں
پڑہی گئی تو ہمارے مذہب ملمع مرکب از نیچریت اعتزال وغیرہ کا قلع قمع ہو جائے گا رحیم آبادی
کا رقعہ ممانعت شمولیت جلسہ کانفرس بہیجوا کر مجہی جلسہ میں شامل ہونے سے روکدیا اور مجہی بواسطہ
اپنی خاص حواری حافظ محمد الدین بٹالوی دہمکایا اور ڈرایا کہ تم جلسہ میں آؤگے تو خون ہو جائیگا
اور ہمکو سیفیہ گہر چیلانہ دیکھنا پڑیگا۔ یہ چانس (اتفاق) اصول خمسہ کے پڑھے جانے کا تو
تو یوں خالی گیا۔ پہر میں جلسہ سال آئندہ کانفرس اہلحدیث میں ان اصول کے پڑھے جلنے او
پاس ہونے کا امیدوار رہا اس خیال سے کہ اس جلسہ کے مہتمم وداعی میرے کئی مخلص دوست اہل
حدیث ہیں جن میں ایک شخص ڈاکٹر جمال الدین نامے چالیس سال کے عرصہ سے مجہی ایسا معتقدانہ
تعلق رکہتا تہا کہ باوجود میرے منع کرنے کے ہمیشہ مجہے خطوں میں مرشد کے لفظ سے مخاطب
کیا کرتا تہا مگر امرتسر کے جلسہ کانفرس میں شامل ہو کر در پردہ ثنائی ہو چکا تہا جس کا مجہ کو علم نہ تہا
جب وقت جلسہ پشاور قریب آپہونچا اور مجہے اس جلسہ میں دعوت کا پیغام نہ پہونچا۔ اور
ایک مخلص دوست ثناء اللہ سے میں نے یہ سنا کہ اس سال تم کو اس جلسہ میں بلایا نہ جائیگا تو
میں نے ۲ مارچ کو ڈاکٹر سے خط وکتابت شروع کی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر امرتسر کے جلسہ کی
طرح مجہے جلسہ پشاور میں اصول خمسہ پڑہنے سے روک نہ دینا ہو تو مجہے جلسہ میں بلائیں۔ ڈاکٹر
نے ۱۲ مارچ کے کارڈ نمبر ۱۸ میں لکہا کہ ۲۶ مارچ تک مولوی ثناء اللہ پشاور آجاوینگے تو
انشاء اللہ تعالی پشاور سے انکسے رقعہ دعوت لکہوا کر بہیجوا دونگا۔ پشاور والوں کی طرف
سے یہ کارڈ میں آپکی خدمت میں بلا وادیتا ہوں اس کارڈ سے پہنچنے سے میں نے ثناء اللہ کو
اطلاع دی اور لکہا کہ اس جلسہ میں میرا اصول خمسہ پڑہونگا تو وہ اس سے گہبرا کر اور ڈر کر
قبل از وقت جلسہ پشاور پہنچا اور بجائے اسکے کہ حسب وعدہ ڈاکٹر مجہے رقعہ دعوت بہیجتا او
ڈاکٹر کو سچا کرتا اس نے ڈاکٹر کو اس وعدہ میں جہوٹا بنایا اور سال گذشتہ کی مانند یہ ڈر سنا کر
کہ ابو سعید پشاور میں آیا تو یہاں خون ہو جائے گا * اس رقعہ دعوت اہل پشاور کو منسوخ

* اس قتل وخون کی طرف ڈاکٹر کے خط ۱۲ مارچ کے فقرات منقولہ صفحہ ۸ بہی مشعر ہیں اور آپکی مرشد

کرادیا مگر افسوس صد افسوس۔ ڈاکٹر نے میرے حقوق چہل سالہ مرشدی یا کم از کم اخوانی و اسلامی پر پانی پھیر کر مجھے اس قرارداد سے اطلاع نہ دی اور سخت خیانت کی جس کا قیامت کے دن ڈاکٹر جوابدہ ہو گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ ؂ بوقت صبح شود ہمچو روز معلومت ؂ کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور ؂ میں ڈاکٹر کی دوستی و راستبازی کے بھروسہ پر جلسہ میں شمولیت کی تیاری میں مصروف ہوا۔

چلنے سے پہلے اپنے مضمون متعلق اصول خمسہ کے اوراق پروف ڈاکٹر کے پاس بذریعہ رجسٹری بھیج کر اسکو وعدہ دیا کہ اس جلسہ میں اصول خمسہ کے متعلق صرف وہ تقریظات و شہادات علماء اہلحدیث سلف و زمانہ حال صدر کانفرس اور فنانشل سکرٹری و ممبران کانفرس وغیرہ کو جو اُن اوراق میں درج ہیں پڑھی جائیں گی۔

انکے علاوہ جو ثناء اللہ کی دروغ گوییوں اور خیانتوں کی تفصیل ان اوراق میں ہوئی ہے اسکو ہرگز جلسہ میں نہ پڑھا جائے گا ساتھ ہی انکے ان اوراق رسالے کو بذریعہ رجسٹری ڈاکٹر کے نام روانہ پشاور کر دیا۔ اور خود بارادہ پشاور لاہور پہنچکر تاریخ ۲۳ - و ۲۴ و ۲۵ مارچ کو تین خط دستی ڈاکٹر کے نام روانہ کیے جو ۲۶ تک اس کو پہنچ گئے۔ مگر ڈاکٹر نے ان خطوں کا کوئی جواب نہ دیا اور مجھے حسب وعدہ خود ثناء اللہ کا رقعہ دعوت نہ بھجوایا تو مجھے یقین ہوا کہ یہاں دال میں کچھ کالا ہے تو ۲۷ کو میں نے بٹالہ واپس پہنچکر اس مضمون کا جوابی تار دیا کہ مجھے جلسہ میں اصول خمسہ پڑھنے کے لیئے یا بعد جلسہ اسپر بحث کرنے کے لیے بذریعہ تار بلاؤ۔ خطوں اور تار کو

بقیہ حاشیہ صفحہ جدید نے اخبار ۱۰ - اپریل کے یہ الفاظ بھی مشہور ہیں کہ آپکے اصول سنانے پر لڑائی ہو جانے کی خبر سے فتنہ برپا ہو گا۔ دیکھو کالم ۲ صفحہ ۵ سطر ۱۲ - اخبار مذکور اور اس سے پیشتر کالم اول صفحہ مذکور کی سطر ۱۵ وغیرہ میں اسکے یہ الفاظ کہ مولانا بٹالوی کو خوب معلوم ہے کہ بہت علماء سلف انکی رائے اصول خمسہ کے مخالف بھی ہیں پھر یہ کیونکر جائز ہے کہ مسئلہ اختلافی پیش کر کے خواہ مخواہ پریشانی کا موجب بنیں اسی لیے جب مولانا بٹالوی نے تحریک کی تو جواب نفی ہی میں ملا۔ ان الفاظ سے صاف ثابت ہے کہ انجمن تعلیم القرآن و السنة اور ڈاکٹر پنجابی شیر نے خونریزی سے ڈرایا تبھی انہوں نے مجھے جلسہ کانفرس میں شامل ہونے سے روکا۔ مگر افسوس اس امر کا ہے کہ شیر کے بیان کو صحیح خیال کر کے اس کی تقلید کو اختیار کر لیا۔ اوراق مرسلہ کو پڑھ کر یہ نہ سمجھا کہ ان اصول میں تو اب کسی عالم کو اختلاف نہیں رہا کہ ثناء اللہ اور ڈاکٹر رحیم آبادی اور حافظ غازی پوری بھی ان سے متفق ہو گئے ہیں پھر انکے سنانے سے پریشانی اور فتنہ برپا ہونا کیونکر ممکن و متصور ہے۔

کذب کا اندازہ پڑھنے سے ثابت ہے ایمان کا فیصلہ کی فہرست صفحہ ۳۳۹ سے صفحہ (عنا) وغیرہ ۵

آخری صفحہ پر ہے

ان حضرات نے دوبار کھانا نہ مجھے بلایا اور نہ اُنکا جواب دیا تھا۔ یہانتک کہ جلسہ ختم ہو کر تین دن اور گذر گئے اور ۳۱ تاریخ کو ڈاکٹر نے مجھے وہی بات لکھی جو ثناء اللہ نے اُنکو پڑھائی ہوئی تھی کہ چونکہ یہ سرحدی مقام ہے ایسا نہ ہو کہ ہم لوگوں کے واسطے تمہاری بلانے سے کچھ برا نتیجہ نکلے اور اہلحدیث پشاور کسی بلا میں مبتلا ہو جاویں۔ مباحثہ مولوی ثناء اللہ سے اگر یہاں پشاور میں ہوا۔ تو بھی قریب قریب یہی نتیجہ ہوگا۔ لہذا امرتسر یا کسی اور مقام میں مباحثہ ہو تو بہتر ہے چنانچہ مولوی ثناء اللہ نے بھی منظور کر لیا ہے اور تحریر اُنکی ملفوف ہے۔ پھر اخیر خط میں یہ فقرہ لکھدیا کہ مولوی ثناء اللہ کا پرچہ منظوری مباحثہ کا کل نہیں ملا۔ آج یکم اپریل ۱۹۱۱ء ایا ۳۱ مارچ کو اُنکے مقام پر گیا مگر وہ نہ ملے۔ لہذا اُنکا خط اس خط میں ملفوف نہ کر سکا *یہ ڈاکٹر کی دوسری وعدہ خلافی ہے جس میں مجھے مباحثہ کی امید دلا کر دہوکہ دیا۔ پھر ڈاکٹر نے اپنے کارڈ ۲ اپریل میں لکھا کہ مولوی ثناء اللہ اور مولوی عبد اللہ غازی پوری چلے گئے اور مولوی عبد العزیز رحیم آبادی یہاں ہیں اگر ثناء اللہ سے بحث کرنا منظور ہو تو امرتسر میں اور مولوی عبد العزیز سے بحث کرنا منظور ہو۔ تو ممکن ہے (یہ تیسری دفعہ ڈاکٹر کا مجھے دہوکہ دیکر مباحثہ کے لیے آمادہ کرنا ہے) یہ کارڈ مجھے ۴ اپریل کو ملا تو میں نے اسی وقت ڈاکٹر کو دوسرا تار دیا کہ اگر مولوی عبد العزیز سے بحث کرانا منظور ہو تو اسکو پشاور میں ٹھہرا کر مجھے تار دیں اُسکا جواب ۵ اپریل کو مجھی ڈاکٹر نے یہ دیا کہ تار آپ کا اُسوقت مجھے ۴ بجے شام کے ملا ہے تار سے جواب دینا بیفائدہ ہے جبکہ مولوی ثناء اللہ اور مولوی عبد العزیز اور دیگر آپ کے مخالف آپکے دعوی کو مان چکے ہیں تو اب جھگڑا کیا رہا مباحثہ کس بات میں کیا جاویگا۔ اب دونوں فریق ایک ہو گئے ہیں لیکن آپ اُنکا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ پھر کارڈ ۶ اپریل میں ڈاکٹر نے اپنے کارڈ کی تائید میں یہ لکہا کہ اصول خمسہ سے تو مجھے اور تمام اہلحدیث کو اتفاق ہے کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ان دو کارڈوں سے ڈاکٹر نے صاف اظہار کر دیا ہے کہ ثناء اللہ کے پشاور پہنچتے ہی ڈاکٹر کو معلوم ہو گیا تھا کہ ثناء اللہ نہ تو مجھے جلسہ میں مضمون اصول خمسہ پڑھنے دیگا اور نہ وہ اور رحیم آبادی واعظ مجھ سے مباحثہ کرنے کے لیے تیار تھے۔ اور مجھے اس عرصہ تک دہوکہ دیتے رہے محض جھوٹھ سے کام لیتے رہے ڈاکٹر نے اور اُسکے مرشد جدید ثناء اللہ نے اور انجمن تعلیم القرآن والحدیث نے جو کانفرنس کے داعی تھے اپنے ایمان اور کانشنس ضمیر اور انصاف سے کام لیکر یہ نہ سوچا کہ اصول خمسہ تو مسلم فریقین ہیں اور بقول ڈاکٹر

* یہ ڈاکٹر کے خط کے الفاظ ہیں ۱۲

کلمۃ سَوَآءٍ بَیْنَنَا وَبَیْنَکُمْ کے مصداق ہیں جلسہ کا نفرنس میں انکے پڑھے جانے سے خونریزی اور فساد کا کیا اندیشہ ہے کیا ان اصول میں گورنمنٹ کے برخلاف سڈیشن پایا جاتا ہے یا کسی فرقہ یا شخص پر ذاتی حملہ ہے وہ متفق علیہ فریقین ہیں تو پھر ان میں مباحثہ کی ضرورت ہی کیا ہے۔ جسکے لیے کبھی ڈاکٹر نے پشاور میں امکان بتایا۔ کبھی امرتسر کا راہ دکھایا۔ کیا جماعت ثنائی میں یا ممبران انجمن تعلیم القرآن والسنۃ کوئی شخص اتنی بات نہیں سمجھ سکتا تھا اور یہ گروہ ثنائی اَلَیْسَ مِنْکُمْ رَجُلٌ رَّشِیْدٌ کا مصداق بن گیا یا اس ظلم و ناانصافی کیوجہ سے جو اصول خمسہ کو صریح الفاظ سے تسلیم کرنے سے اُنسے ہو رہی ہے وَاِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ کا مصداق بن گیا ہے کیا گروہ اہلحدیث میں پشاور سے کلکتہ تک کوئی ایسا حق گو نہیں رہا جو انکو سمجھا دے کہ اگر اصول خمسہ تمہاری مسلم اصول ہیں جیسا کہ تمہاری رسالہ اجتہاد و تقلید طبع اول کے صفحہ ۲۳ و ۲۵ - ۵۰ اور طبع دوم کے ۶۷ سے مفہوم ہوتا ہے اور اس مفہوم پر تجویز انعام لڈیوں کے لیے تمنے منہ بھی کھولدیا ہے تو اس مفہوم کو صریح منطوق اور الفاظ سے تصدیق کرا دو اور اگر اس مفہوم میں کچھ غلطی ہو تو کسی مجلس عام یا خلوت میں دوستانہ اور برادرانہ گفتگو کر کے غلطی بتا دو اور ان اصول خمسہ کا مذہب اہلحدیث نہ ہونا ثابت کر دو اس صورت میں فریق ثانی تم سے متفق ہو کر شیر و شکر ہو جائیگا ان اصول کو مجلس عام میں پڑھنے یا مجمع خاص میں انپر بحث کرنے سے یہی مقصود ہے جس سے ڈاکٹر نے تجاہل عارفانہ اختیار کر کے سوال کیا ہے اور اسکے مرشد جدید ثناءاللہ نے اخبار اہلحدیث ۱۰ اپریل میں یہ شعر پڑھ سنایا ہے ؎ حضرت ناصح جو آئیں دیدہ و دل فرش راہ کوئی مجھ کو یہ تو سمجھائے کہ سمجھائیں گے کیا۔ عرصہ ۱۰ - ۱۲ سال سے ان اصول کے برخلاف عربی تفسیر لکھ کر اور عرصہ سات سال سے ان اصول سے اپنا اختلاف اخبار نام کے اہلحدیث اور رسالہ اتباع سلف میں اور اس کا اظہار کر کے تم نے کیوں گروہ اہلحدیث پنجاب لاہور امرتسر بٹالہ اور ہندوستان دہلی وغیرہ میں تفرقہ قائم کر رکھا ہے جو روز افزوں ترقی پر ہے اس کا اقرار تم نے پرچہ اخبار ۲۴ - اپریل اسکے صفحہ ۳ میں بایں الفاظ کیا ہے جماعت اہلحدیث لاہور کا نفاق و شقاق اس عنوان کا ایک مطبوعہ اشتہار ہماری پاس پہنچا۔ مناسب ہے کہ حسب منشاء مشتہرین ہم اسکو شائع کر کے جواب دیدیں (ایڈیٹر) چند دنوں سے جماعت اہلحدیث لاہور میں اختلاف و نفاق شروع ہے جو دن بدن بڑھ رہا ہے آئندہ اسکے بڑھنے کا اور زیادہ خطرہ محسوس کر کے بہ تعمیل ارشاد من رای منکم منکراً فلیغیرہ ہم مجبور ہیں کہ اپنی خفتہ قوم کو متنبہ اور بزرگان

سے استفسار کریں کہ ہماری بہت قلیل جماعت کا جو پہلے ہی ضعیف ہے۔ اور جو ابھی تک اپنے آپ کو سنبھال نہیں سکی اور اس قدر بڑے شہر میں انکی صرف دو مسجدیں ہیں جہاں انکو پناہ مل سکتی ہے ایک چھوٹی سی درسگاہ ہے جسکے لیے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے اس قدر اختلاف عظیم کے بعد کیا حشر ہوگا اسلیے ہم جملہ برادران و بزرگان اہلحدیث خصوصاً مولانا مولوی صاحب غزنوی مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مولوی ابوسعید محمد حسین الخ۔ وغیرہ سے نہایت اصرار کے ساتھ ملتجی ہیں کہ وہ اس اختلاف کے دور کرنے کیلئے وقت نکالیں اس جماعت کی طاقت کو یکجا کرنے کی پوری کوشش کریں (ایڈیٹر) واقعی لاہور کی جماعت کی تفرقہ سے دل پر سخت رنج ہوتا ہے یہ ایسا فقرہ ہے جسکا سر ہے نہ پیر۔ امرتسری نزاع بھی ایک نامبارک تھی مگر تاہم اس کی بناء کہنے میں آسکتی تھی کہ مذہبی ہے۔ لیکن لاہوری نزاع کی بنا ہماری سمجھ سے بالاتر ہے خاکسار ناتوان ہر طرح کوشش کر چکا ہے مگر "مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی"۔ تاہم چونکہ کام کرنی ہے اسلیے اپنی ناقص رائے کا اظہار کر دیتا ہوں۔ میری خیال میں فریقین اگر چاہیں تو صلح بالکل آسان ہے جس کی صورت میں بتلاتا ہوں۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔ میرے خیال میں اس نزاع کے تصفیہ کی صورت یہی ایک صورت ہے کہ دونوں فریق اپنا جھگڑا مندرجہ ذیل اصحاب کے سپرد کر دیں خان بہادر منشی سردار خاں صاحب پوسٹماسٹر پنشنر خان بہادر بابو چنن دین پنشنر۔ حاجی شمس الدین صاحب سکرٹری مولوی کرم بخش صاحب مالک مطبع پانچویں کی ضرورت ہو تو شیخ امیر الدین صاحب یا حاجی عبد الغفار صاحب خلف حاجی علی جان مرحوم دہلی کو شریک کرلیں۔ اصحاب موصوفین کسی مسلمہ عالم سے فتوی لے لیں کہ جن دو فریق کا اختلاف ہو اس کو مل کر کسی امر مشترک کو کرنا جائز ہے یا نہیں اور عام قوم اہلحدیث اور خاص ساکنان بٹالہ کے تفرقہ کو اخبار ۱۰۔ اپریل کے صفحہ ۶ میں ان الفاظ سے بیان کیا ہے افسوس ہے کہ جسکے آپ نے قوم کو چھوڑا۔ قوم نے آپ کو چھوڑ دیا۔ آپ نے کیسے چھوڑا اپنے نام اہلحدیث کے ساتھ حنفی کا ضمیمہ لگایا جسکو اہلحدیث کی قوم نے ناپسند کر کے آپ کو الگ کر دیا۔ اسمیں میرا کیا قصور ہے میں اب بھی اہلحدیث ہی جانتا ہوں مگر اسی طرح جس طرح تصدیق بشرط شی مطلق تصور ہے آپ نے اپنی نسبت کہا ہے کہ میں اہلحدیث حنفی ہوں ہزارہا میری اتباع اور پیرو ہیں ہمیں اس کی بہت خوشی ہے مگر افسوس ہے یہ تعداد نہیں معلوم ہوتی ہم مولینا کے ہزارہا میں سے جملہ صفر (جو درحقیقت بے حقیقت ہیں) اٹھا دیتے ہیں) صرف ایک ہی واحد شخص پیرو دکھانے کی تکلیف دیتے ہیں۔ جو اہلحدیث کی جماعت میں حنفی کا ضمیمہ لگا کر آپ کا پیرو کہلاتا ہو دکھاتے ہوئے بٹالہ سے شروع کیجیے پھر اس کے

تصفیہ کی وہی صورت سابقہ بتائی ہے مگر اسمیں بجائے چار تین منصفوں کی کمیشن مقرر کی ہے چنانچہ پہلے میرا قول اشاعۃ السنہ جلد ۲۳ صفحہ ۲۰۷ سے بایں الفاظ نقل کیا ہے میں نے مسجد چینیانوالی کے ممبر پر بروز جمعہ تمام حاضرین مجلس کو مخاطب کر کے کہا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس رسالہ اجتہاد و تقلید میں اتباع سلف کو تسلیم کر لیا ہے۔ کوئی صاحب نیک نیتی سے کھڑے ہو جاویں اور آپکی تسلیم پر آپ یعنے ثناء اللہ سے عمل کرا دیں تو یہ اختلاف و تفرقہ جو دن بدن بڑھتا جاتا ہے دور ہو جائے پھر کہا ہے ای جناب آپ کسی اور کو کیوں تکلیف دیتے ہیں میں خود حاضر ہوں اپنی قول کے مطابق عمل کرانے کو تیار ہوں مگر نہ آپکے کہنے سے نہ اپنے انکار سے۔ بلکہ اس طور سے کہ تین علماء کی کمیشن مقرر کریں۔ جو میرا رسالہ اجتہاد و تقلید دیکھ کر مجھ سے پابندی کرا دیں۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ کمیشن کے ممبران بالاتفاق یا بکثرت رای جو فیصلہ دینگے میں عمل کرونگا ایسا ہی میں بھی آپسے قول و فعل کی مطابقت چاہونگا جس کی اجازت بھی آپ نے اسی جلد اشاعۃ السنہ میں مجھ کو دی ہے مولانا کیا میری پیش کردہ کمیشن منظور کریں گے خاکسار ہیچکارہ قوم اہلحدیث کا گورنمنٹ و پبلک میں مسلم خدمتگذار کہتا ہے کہ میرا بھی اس تجویز پر صاد ہے مگر اسقدر ترمیم کیساتھ کہ محل فیصلہ صرف یہی امر ہو کہ مختلف الاعتقاد فریقین کا امر مشترک میں ملکر کام کرنا جائز ہے یا نہیں بلکہ جس اعتقاد میں ان کا اختلاف ہو اسمیں اتفاق یا تمیز ہونی چاہیے اور بجای تین یا چار اصحاب کے حاضرین مجلس تصفیہ کی میجارٹی کو منصف بنایا جائے اور اگر آپ کو حنفی یا مقلد کے نام کو چڑ یا عداوت ہے اور اسی کو آپنے مباحثہ سے گریز کا بہانہ بنایا ہوا ہے تو میں آپ کو وعدہ دیتا ہوں کہ اس مجلس میں کسی حنفی صاحب کو تشریف لانے کی تکلیف نہیں دیجائیگی میرے اس وعدہ پر بھی میجارٹی کا فیصلہ منظور نہ ہوا تو منجملہ اصحاب ستہ یا خمسہ کے جن کو آپ نے نامزد کیا ہے ایک ہی صاحب کی منصفی کو کافی سمجھا جاوے سب صاحبونکی تصدیع اوقات نہ کی جائے اور اگر آپ حاجی عبد الغفار صاحب ممبر امن کانفرس کو منظور کریں تو وہ سب سے مقدم ہیں مگر چونکہ وہ بڑے تاجر ہیں اپنے کاروبار تجارت کی وجہ سے لاہور تشریف نہیں لا سکیں گے لہذا بہتر ہے کہ فریق اہلحدیث سے یہ خاکسار اور فریق مذہب مرکب سے آپ دونوں دہلی چلے چلیں دہلی میں آپ کو حاذق الملک حکیم صاحب نے بلایا ہے جسکو اخبار نمبر ۲ اہلحدیث میں آپ نے بیان کیا ہے بر طبق ای چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار۔ یہ کام بھی ہو جائے تو بہتر ہے۔ پس چلیں۔ اور حاجی صاحب سے فیصلہ کرا لیں اگر آپ اس تجویز کی منظوری سے بذریعہ اخبار یا خط دستخطی پر رجسٹری شدہ سے خاکسار کو اطلاع دینگے تو میں ۱۰ مئی تک دہلی پہنچ جاؤنگا

آپ بھی ۱۰۔ مئی سے پہلے کوئی تاریخ مقرر کرکے دہلی پہنچ جاویں۔ امر تنقیح و محل فیصلہ صرف ایک ہی امر ہے یعنے آپکی ذات ستودہ صفات سے جسکو آپ نے اخبار اہلحدیث ۱۰۔ اپریل میں اس مصرعہ کا مصداق قرار دیا ہے ع دجود لک ذنب لا یقاس بہ ذنب اور یہ خاکسار آپکو اس مصرعہ کا مصداق کہتا ہے۔ ع۔ اے باد صبا این ہمہ آوردۂ تست۔ آپکے کلمات طیبات کی جو آپکے رسالہ اجتہاد و تقلید کے صفحات ۔ ۲۳ ۔ ۲۵ ۔ ۵۰ ۔ ۱۵ اور ۷۲ میں درج ہیں تحقیق مفہوم اور تعیین مطلب ہے۔ کہ آیا اُن کلمات میں اصول خمسہ کی تصدیق و تسلیم پائی جاتی ہے یا نہیں۔ اگر تسلیم کا پایا جانا ثابت ہو تو آپ سے اس تصدیق کے مطابق عمل بھی کرا لویں۔ اگر اُن میں تصدیق و تسلیم کا پایا جانا ثابت نہ ہو تو پھر جو اصول خمسہ کے ثبوت پر شہادات دیگر علماء اہلحدیث سلف و خلف پیش کی گئی ہیں۔ ان شہادات پر منصف صاحب منکر اصول خمسہ کے ساتھ خاکسار کا مباحثہ کرا دیں۔ اس مباحثہ کے بعد جو تحریر کا مع التقریر ہوگا فیصلہ نتیجہ کی نسبت حاجی صاحب کو اختیار ہے جس عالم کو چاہیں منصف کریں اور اگر میجارٹی یعنے کثرت رائے حاضرین کو منصف بنا دیں تو یہ لحاظ رکھیں کہ دو ٹروں یعنی رائے کو دینے والوں میں فریقین مخاصمین کی رائے کو شمار نہ کریں فریق اہلحدیث سے خاکسار کی رائے اور فریق مذہب مرکب سے مولوی ثناء اللہ واعظ رحیم آبادی و حافظ صاحب غازیپوری اور انکی ذنابہ ابراہیم سیالکوٹی کیونکہ یہ باہم متخاصم ہیں اور آرار (یعنے ووٹوں) کے طالب ہیں۔ مگر یہ بات میں نقارہ کی چوٹ کے ساتھ کہتا اور پیشگوئی کرتا ہوں کہ یہ حضرات ثلثہ نہ تو اصول خمسہ کا اپنی تحریرات و تقریرات سے ثابت ہونا تسلیم کریں گے کیونکہ ان اصول خمسہ کی صاف تسلیم سے انکا مذہب مرکب اعتزال و نیچریت باطل و بیکار ہوتا ہے اور یہ انکے لیے موت کے برابر ہے اور نہ ان اصول کی مثبتہ شہادت و تحریرات جن میں ان تینوں کی تحریرات بھی داخل و شامل ہیں ان اصول کی ہونے پر مباحثہ کریں گے کیونکہ ان شہادات سے وہ اصول ایسے ثابت ہیں جیسی نصف النہار میں آفتاب انکی قلم سے انکی ثبوت میں ایسے الفاظ نکل چکے ہیں جنسے انکار کرنے کی اب گنجائش نہیں رہی۔ غرض اینر گویم مشکل دگرنہ گویم مشکل کی مثل پوری صادق آرہی ہے اس طرفہ پر طرہ یہ کہ اس علانیہ اقرار کے ساتھ جو آخر ۱۱ سنہ عیسوی سے انکی طرف سے ہو رہا ہے وہ اس فرار کو اس خاکسار کی طرف منسوب کر رہے اور اس دلیری میں ع۔ چہ دلاورست دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ کے پورے مورد و مصداق بن رہی ہیں۔ انکے پہلے دو دفعہ کے فرار دن بمقام دہلی و امرتسر ہیں اور گریز و کی تفصیل تو اس جلد کے صفحہ ۸۶ و صفحہ ۱۳۲ میں ہو چکی ہے۔ آخری فرار کی تفصیل اس

مقام میں ناظرین باتمکین انصاف گزیں سنیں اور انصاف سے داد دیں کہ اس انہ کی اسوقت تک مباحثہ سے کون بھاگتا پھرتا ہے اور بھگوڑی کا سہرا خطاب پانے کا کون مستحق ہے اخبار ۱۰ اپریل کے صفحہ ۴ پر شیر پنجاب نے ہماری اصول خمسہ کا خلاصہ بگاڑ کر نقل کیا اور اسکے بعد کہا ہے کہ یہ بات ہماری سمجھ سے باہر ہے کہ جس صورت میں جماعت اہلحدیث کا عرصہ سے دعوی شائع اور مشتہر ہے جسکا عنوان یہ شعر ہے
اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن ۔ پس حدیث مصطفیٰ برجان مسلم داشتن ۔ تو مولینا بٹالوی کیوں اصول مذہب اہلحدیث پر بحث کرتے ہیں کیا بدیہی بھی کسی علم کا مسئلہ ہوتا ہے کیا علماء کانفرنس نے جو مذہب اہلحدیث قبول کیا ہوا ہے اور وہ علماء کوئی معمولی بھی نہیں ہیں بڑے بڑے مصنف ہیں مفسر ہیں ۔ استاذ بلکہ استاذ الاساتذہ ہیں ۔ کیا انکو بھی مذہب اہلحدیث بتلانے کی ضرورت ہے ۔ پھر ان اصول کے متعلق کانفرنس کی مداخلت و مباحثہ کا ناجائز ہونا اور ممبران کانفرنس کے حق میں مباحثہ کا مؤثر نہ ہونا ان الفاظ سے بیان کیا کہ یہ بات درج کرنے کے قابل ہے کہ کانفرنس کی مجلس شوری نے جماعت اہلحدیث کی باہمی فروعی اختلافات کو محسوس کرکے یہ رزولیوشن پاس کیا ہوا ہے کہ کوئی اختلافی مسئلہ بغرض تصفیہ کانفرنس میں پیش نہ ہوگا جبتک فیصلہ مجلسی طور پر کیا جاوے ہاں کسی نزاع میں فریقین فیصلہ کی درخواست کریں تو مجلس شوری کیطرف سے کسی ایک یا کئی علماء کو اس کام کے لئے منتخب کیا جا سکتا ہے ۔ مگر یہ فیصلہ ان فریقین کے حق میں مؤثر ہوگا ۔ مجلس اور ممبران مجلس پر اس کا کوئی اثر نہ ہوگا۔

ان اصول میں بحث کو پنجابی شیر نے جن مغالطوں اور دروغگوئیوں سے ایک ہوا بنایا اور ناقابل بحث کانفرنس ٹھیرایا ہے ان کو ناظرین توجہ سے سنیں ۔ اول مغالطہ اس کا وہی شعر ہے جس کو اسنے اپنے اخبار کا مائو (زیب عنوان) بنا رکھا ہے یہ شعر صاف مشعر ہے کہ اس اخبار کا ایڈیٹر اور اس شعر کے معتقد سنی نہیں ہیں ۔ بدعتی ہیں ۔ جو صرف قرآن کو اور حدیث کو دلیل شرعی جانتے ہیں اجماع اور اتباع اقوال سلف صالحین صحابہ و تابعین کے جس میں ان کے قیاسی اقوال بھی شامل ہیں منکر ہیں اور ان کی بائیکاٹ (علیحدگی) کر چکے ہیں ۔ سنی اہل حدیث جو اس شعر کو اسکے اخبار یا کسی اور گذرگاہ پر دیکھتے ہیں تو فوراً اسکے مذہب کو تاڑ جاتے ہیں ۔ سنی اخبار و رسائل کا مائو (زیب عنوان) وہ رباعی ہونی چاہیے ۔ جو پریزیڈنٹ کانفرنس اور فناشل سکرٹری و دیگر علما ممبران کانفرنس نے پاس کردی ہوئی ہے ؎

اصل دین آمد مسلمانرا قرآن ۔ پس حدیث سرور پیغمبران ۔ پس ازان اجماع اہل اجتہاد ۔ از صحابہ سید خیر العباد
بعد ازان اجماع جملہ تابعین ۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین ۔ پس ز اقوال خلافیہ ہماں ۔ شد مقدم بر مقال دیگراں

دوسرا کذب و مغالطہ اس کا یہ کہنا ہے کہ کیا علماء نے جو مفسر مدرس ہو کر مذہب اہلحدیث کو قبول کیا ہوا ہے انکو مذہب اہلحدیث کی خبر ہی نہیں ۔ ای صاحب خبر تو ہی تب ہی انہوں نے اصول خمسہ کو تسلیم کیا ہے مگر تمہارے آگے وہ دم نہیں مار سکتے ۔ اور تمہاری مخالفت سے کانفرس کو چلا نہیں سکتے ۔ اسی وجہ سے ہی انکو آگاہ کیا گیا ہے کہ کسی طرح منت خوشامد یا حکمت کے ساتھ تم سے اصول اہلحدیث تسلیم کرا دیں اور اس شعر کی جگہ اس رباعی کو مانو بنانے کی صلاح دیویں۔

تیسرا مغالطہ اسکا یہ کہنا ہے کہ کانفرس میں رزولیوشن پاس ہو چکا ہے کہ کانفرس اختلافی مسائل کا جائے محل بحث نہیں اور اگر اس کی منتخب کمیٹی اس میں بحث بھی کرے تو وہ ممبران کانفرس پر مؤثر نہیں ۔ ای صاحب ڈھکوسلا اسی واسطے بنایا گیا ہے کہ اصول خمسہ کانفرس میں پیش نہ ہوں ۔ مگر بحکم مثل مشہور کہ دروغ گو را حافظہ نباشد ۔ ڈھکوسلا بنانے والے کو یاد نہیں رہا کہ بحکم قاعدہ چہارم قواعد کانفرس اختلافی مسائل سے بحث کرنا کانفرس کا فرض منصبی ہے ۔ اور نہ یہ خیال آپکا ہے کہ اصول خمسہ اتفاقی ہیں اختلافی نہیں ہیں۔

ان مغالطات اور دروغگویوں کے ساتھ خم ٹھوک کر آپ مدعی مباحثہ بنتے اور فرار کو خاکسار کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اور آخری فقرہ اخبار میں لکھتے ہیں کہ بٹالوی صاحب سے مولوی عبد العزیز اور حافظ عبد اللہ غازی پوری سٹیشن لاہور پر مل گئے تو مولوی عبد العزیز نے کہا کہ مباحثہ کے لیے ہم ہر وقت تیار ہیں۔ ہم جلسہ چھوڑ دیں گے ۔ اور جتنی دیر لگی لگائیں گے ۔ مولنا بٹالوی نے نا مانا اور سٹیشن پر چلے گئے ۔ یہ کذب نہایت دلیرانہ ہے ۔ حافظ صاحب کی زبان سے میں نے کچھ نہیں سنا اگر انہوں نے یہی کہا تھا جو رحیم آبادی نے کہا تھا تو دونوں صاحب نے جھوٹھ سے کام لیا ۔ اور اپنے معتقد کو دھوکا دیا ۔ اگر انکو مباحثہ منظور ہوتا تو جب میں نے انکے جواب میں کہا تھا کہ ریلوی سٹیشن مباحثہ کے لیے موزون مکان نہیں آپ کو مباحثہ کے لیے جلسہ چھوڑ دینا منظور ہے تو میرے ساتھ میری فرودگاہ پر چلیں تو وہ میرے ساتھ ہو لیتے پھر جب میں نے مباحثہ کے لیے انکو تین خط لکھے اور دو تار دیے تب ہی مجھے پشاور یا امرتسر یا لاہور میں ہی بلاتے اور مجھ سے بحث کرتے اور جب آخر میں نے انکی طرف سے کوئی جواب نہ پایا تو شیخ محمد عمر ساکن بٹالہ کے نام خط لکھ کر اُس کی تین نقلیں ایک پشاور میں ڈاکٹر کے نام روانہ کی اور ایک لاہور میں منشی عبد اللہ سکرٹری انجمن اہلحدیث لاہور کے نام اور ایک خود ثناء اللہ کے نام امرتسر میں روانہ کی جس میں یہ مرقوم تھا کہ رحیم آبادی کو اور غازی پوری صاحبان جہاں پہنچیں انکو مباحثہ کے لیے ٹھہرا لیا جائے وہ نقل پشاور سے واپس آئی اور خبر لائے کہ مولوی عبد العزیز امرتسر چلے گئے ۔ حافظ عبد اللہ صاحب کو وہ نقل لاہور

ہیں منشی عبداللہ و منشی فضلدین نے دکھادی جس پر انکی زبان سے کوئی بات نہ نکلی اور امرتسر والی نقل تار اشاعۃ وصول کرکے رحیم آبادی کو بھی دکھادی مگر کسی سے جرئت مباحثہ نہ ہوئی باوجودیکہ رحیم آبادی کئی دن امرتسر میں ہی اور میلہ بیساکھی میں شامل ہوئے جس کا ذکر اخبار المحدیث مورخہ ۲۸ اپریل میں موجود ہے۔ اس اعراض اور صاف فرار کے ساتھ اس وقت یہ کہنا کہ ہم جلسہ چھوڑ دیں گے اور جتنی دیر لگی گی لگائیں گے کسی صاحب عقل و فہم و انصاف و ایمان کے نزدیک کیونکر دل سے اور سچا ہو سکتا ہے۔ انہی حالات ماضیہ کے قیاس پر ہم نے یہ پیش گوئی کردی ہے اور نقارہ کی چوٹ سے کہدی ہے کہ وہ اصول خمسہ کے متعلق مجھ سے مباحثہ نہ کریں گے۔

تفرقہ لاہور کے تصفیہ کی صورت کو جو آپنے اسی ایک امر میں منحصر کردیا ہے کہ منصفین اس امر کا فیصلہ کردیں کہ فریقین کو باوجود اختلاف عقاید کے کسی امر مشترک میں ملکر کام کرنا جائز ہے یا نہیں یہ خاکسار کی رائے میں کافی نہیں ہے۔ بیشک مختلف خیال کے لوگ مشترک کام ملکر کرسکتے ہیں اور یہ میرا امر مسلم ہے کہ باوجود اختلاف عقائد امر مشترک میں اتفاق ہوسکتا ہے۔ چنانچہ اس مضمون کا آرٹیکل ہماری طرف سے پیسہ اخبار میں مدت ہوئی ہے نکل چکا ہے مگر یہ اتفاق اسی صورت میں ممکن و متصور ہے کہ ہر ایک فریق اپنے اپنے اعتقاد کا علانیہ اظہار کردے اور کوئی تقیہ اور نفاق کو عمل میں نہ لاوے اور جھوٹھ اور دھوکے اور خیانت سے کام نہ لے اور جس حالتمیں کوئی محض جھوٹھ اور دھوکہ دہی سے کام لے مثلاً اہلحدیث کہلاکر اپنی تصانیف و تقاریر و مجالس میں مسائل و اقوال معتزلہ نیچریہ و مرزائیہ و چکڑالویہ کو داخل اور شامل کرکے اہلحدیث کی مذہب کی بیخ کنی کرے جیساکہ شیر پنجاب اور اس کی کمیٹی سے عمل میں آرہا۔ تو پھر کسی مشترک کام میں اہل حدیث کا اسکے ساتھ شامل ہوجانا اور ملکر کام کرنا محالات عادیہ سے ہے اور کام تو الگ رہے انکی جمعیۃ جماعت بھی ایک جگہ محال ہے اور اس سے نقص امن کا اندیشہ ہے اسی اندیشہ سے انہوں نے اپنی کانفرنس میں خاکسار کو گھسنے نہیں دیا کیا اس وقت آپکو اپنا یہ اصول یاد نہ آیا۔ اسی نظر سے خاکسار نے اصول خمسہ کو محل تصفیہ ٹھہرایا ہے۔ اور آپ ہی کے کلمات طیبات میں رسالہ اجتہاد و تقلید کو مصنف قرار دیا ہے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

اس شرح و تفصیل سے ناظرین کو بخوبی معلوم ہوگا۔ کہ اس رسالہ کا التوا اس عرصہ تک بنظر احسان و حصول اتفاق ہوا ہے۔ خاکسار نے اپنا اور اپنے رسالہ کا حرج اس غرض و مطلب سے گوارا کیا کہ میرا عزیز اور روحانی فرزند مجھ سے اور فرقہ اہلحدیث سے جدا نہ کیا جائے مگر افسوس صد

افسوس ہزار افسوس میری اس پالیسی کا نتیجہ اچھا نہ نکلا۔ وہ اصول خمسہ اہلحدیث کو صریح الفاظ سے بلا معارضہ انکار مانکر اہلحدیث میں داخل نہ ہوا اور اسکے منصف میاں فیروز الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر اور پبلک کے فیصلہ سے وہ خارج از اہلحدیث قرار پایا۔ اور فرقہ اہلحدیث میں اس پالیسی کا یہ ضرر پیدا ہوا کہ ۱۳۰۹ سنہ سے ۱۳۱٦ سنہ تک اسکے زہر آلود مضامین اس کی اخبار نا اہلحدیث میں چھپے ساٹھ سالگر ہو چکی اور ناظرین اخبار کے دہوکہ کہانے اور گمراہ ہو جانے کے باعث ہوئے اور اشاعة السنة میں اسکے جوابات شایع نہ ہو سکے۔ فانا للّٰہ وانا الیہ راجعون اس احسان کے مقابلہ میں اس نے اپنے باپ کو اپنے اخبار کے ناظرین اور خریداروں میں بدنام کرنا چاہا۔ اور مثل مشہور الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مطابق مشہور کر دیا کہ یہ خاکسار (جس نے ملکا ور گورنمنٹ سے اس گروہ کا نام اہلحدیث مقرر کرایا اور تنہا سینہ سپر ہو کر تمام لوکل گورنمنٹوں اور سپریم گورنمنٹ اور سکرٹری اوف سٹیٹ سے انکا نک نیم دبر القب وہابی موقوف کرایا) اب خالص اہلحدیث نہیں رہا کیونکہ اس نے لقب اہلحدیث کو ساتھ لفظ حنفی کا ضمیمہ لگا دیا ہے باوجودیکہ میں نے جلد ۲۲ اشاعة السنة میں اس لفظ کے معنے کی ایسی تشریح کر دی تہی جس سے خالص اہلحدیث ہونے میں کچھ نقصان یا قصور واقع نہیں ہوتا اس جلد کے ۲۳ کے نوٹ میں جو صفحہ ۲۵ اسے صفحہ ۲۸ تک چھپ چکا ہے اس تفصیل کی مزید تشریح کر دی ہے جسکے دیکھنے سے ناظرین کو یقین ہو گا کہ جیسا حنفی میں ہوں ایسا حنفی حنفیان پنجاب ہندوستان و بنگال و مدراس وغیرہ بلاد میں اسوقت تک کوئی نہیں پایا جاتا۔ ہاں گروہ اہلحدیث میں ایسے حنفی اب بہی ہیں۔ اور پچھلے زمانے ہی علمار گذر چکے ہیں اس زمانہ میں سبھی علمار اہلحدیث ہیں جنہوں نے میرے اصول خمسہ کو تسلیم کر لیا اور اُنکے مطابق انکا عمل ہے کہ مسائل منصوصہ میں کسی کی تقلید نہیں کرتے۔ غیر منصوصہ میں وہ علمار سلف کی پیروی کرتے ہیں اور زمان گذشتہ میں صدہا اہلحدیث حنفی شافعی مالکی حنبلی کہلوانے والے تہے جنکا بقیہ حضرت شاہ ولی اللہ اور اُنکے خلف الرشید شاہ عبد العزیز اور اُنکے جانشین شاہ محمد اسحق اور آخری جانشین شیخنا شیخ الکل حضرت میاں صاحب سید نذیر حسین صاحب ہے جن کا تمام عمر یہی عمل رہا جو اس خاکسار کا عمل ہے میاں صاحب کے بہت سے شاگرد اور اُنکے دیکھنے والے زندہ ہیں وہ ایمانی شہادت دے سکتے ہیں کہ منصوصات میں انکا عمل قرآن حدیث پر تھا۔ اور غیر منصوصہ مسائل میں کتب فقہ ہدایہ عالمگیری وغیرہ پر عمل اور فتوی تہا اسکا خلاف میرا روحانی فرزند ثناء اللہ یا کوئی دوسرا مرد میدان ثابت کرے۔ اور اُنکے عمل واعتقاد اور میرے عمل واعتقاد میں تفاوت

جو انعام چاہے مجھ سے لے ۔ لفظ اہلحدیث کے ساتھ اپنا لفظ حنفی بڑھا دینا اور اس لفظ کو اپنا دائمی شعار مذہب نہ ٹھہرا لینا اور اس کو امر شرعی ضروری اور لازمی نہ سمجھنا جیسا کہ خاکسار کا عمل ہے ان حضرات کی ہدایت اور تحریر کے برخلاف ہونا کوئی ثابت کرے اسپر جو چاہے انعام لے ۔

ہاں یہ بات میں بلا مخافۃ لومۃ لائم یعنے معترض یا مخالف کی ملامت کا خوف اٹھا کر کہدیتا اپنے مذہب کا لازمہ سمجھتا ہوں کہ میں مطلق تقیید کو ناجائز یا حرام کہنے والے اور کتب فقہ کی جملہ مسائل کی توہین کرنے والے اور جملہ مذاہب خصوصاً حنفی مذہب کی طرف منسوب ہونے اور حنفی شافعی کہلانے کو برا جاننے والے اور ائمہ مذاہب خصوصاً حضرت امام ابو حنیفہ کو بے علمی وغیر سنی وغیر مجتہد ہونے کا طعن کرنے والے کو سخت جاہل و بیدین خیال کرتا ہوں اور اس کی جہالت کا انجام ارتداد از اسلام خیال کرتا ہوں جس کا میں کئی اشخاص سے مشاہدہ کر چکا ہوں اور اس کا ذکر اس سے بیس سال پیشتر جلد ۱۱ گیارہ میں کر چکا ہوں اس جلد کا صفحہ ۵۳ ملاحظہ ہو اعوذ باللہ من الحور بعد الکور میرے اس خیال میں ہی ہمارے شیخ شیخ الکل حضرت میاں صاحب میرے مقتدی ہیں جن کا یہ قول بعض رسائل میں چھپا ہوا موجود ہے کہ جو شخص پیروان مذہب خاص کو مطلق مردود کہے وہ خود مردود ہے اور ان سے پہلے مولینا شاہ اسحاق کا یہ قول کہ جو شخص ائمہ مذاہب کو برا کہتا ہے وہی چھوٹا رافضی ہے ۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ

نوٹ صفحہ ۱۱ میں ثناء اللہ کا یہ قول کہ آپ نے قوم کو چھوڑا اور قوم نے آپ کو چھوڑ دیا محض اراجیف باطلہ واکاذیب عاطلہ ہے اس کا ذکر و رد تفصیلی صفحہ ۳۸۹ تا صفحہ ۳۹۴ جلد ۱۱ میں ہے کہ اس مقام میں اسپر تازہ تازیانہ لگایا جاتا ہے کہ اگر بقول اس مفتری کذاب کے مجھے قوم نے چھوڑ دیا ہوتا تو ۲۱ فروری ۱۸۹۷ء کے ڈیپوٹیشن کا جو گورنمنٹ میں پیش ہوا تھا مجھے معزز اعیان قوم سرگروہ کیوں بناتے اور یہ کذاب ہی کذاب بھی میری ماتحتی و سرکردگی میں میرے ایک قریب شتہ دار کے آگے جس کے چارج و اہتمام میں وہ ڈیپوٹیشن پیش ہوا تھا التجا و سفارش کر کے کیوں داخل و شامل ہوا اسوقت یہ کذاب اس کو یاد نہ رہا تھا یا اس نے دیدہ و دانستہ شرم و حیا خون کیا مجھے سرگروہ اس ڈیپوٹیشن کا ذکر اس کی اجنا ۲ مارچ ۱۸۹۷ء کے صفحہ ۱۱ اور اس جلد ۲۳ کے صفحہ ۱۲ میں دیکھو